ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:26نومبر 1951

آدم جی عمر دلال

بنام

دی سٹیٹ آف بمبئی

[سید فضل علی، مہر چند مہاجن اور ویوین بوس جسٹس صاحبان]

فوجداری مقدمہ-سزا-جرمانے کا نفاذ-رہنما اصول-ملزم کے حالات-جرم اور سزا کے درمیان تناسب-سزا کے ساتھ بہت زیادہ جرمانے کی مذمت-کالا بازاری-سزا-عدالت عظمیٰ-مشق-فوجداری اپیل-سزا کے ساتھ مداخلت۔

سزا کی صحیح پیمائش کا تعین اکثر بڑی مشکل کا ایک نقطہ ہوتا ہے اور کوئی سخت اور تیز قاعدہ طے نہیں کیا جا سکتا، یہ صوابدیدی کا معاملہ ہے جس کی رہنمائی مختلف تحفظات سے کی جانی چاہیے، لیکن عدالت کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا پڑتا ہے کہ جرم اور سزا کے درمیان تناسب کی ضرورت ہے۔

جرمانہ عائد کرنے میں ملزم افراد کے مالی حالات کا اتنا ہی خیال رکھنا ضروری ہے جتنا کہ جرم کی نوعیت اور شدت کا اور جہاں قید کی کافی مدت عائد کی جاتی ہے، اس کے ساتھ ضرورت سے زیادہ جرمانہ نہیں ہونا چاہیے، سوائے غیر معمولی معاملات کے۔

اگرچہ موجودہ وقت میں اس ملک میں کالا بازاری کا جرم بہت عام ہے اور جب اسے کسی شخص کے خلاف گھر لایا جاتا ہے تو سزا کے معاملے میں کوئی نرمی نہیں دکھائی جانی چاہیے اور ایک خاص حد تک شدت بہت مناسب ہو سکتی ہے اور یہاں تک کہ مطالبہ بھی کیا جا سکتا ہے، پھر بھی، جب خاص طور پر کمیشن ایجنٹ کو خاطر خواہ قید کی سزا سنائی گئی ہے، تو غیر ضروری بھاری جرمانے عائد کرنے کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے جو کہ اہم گاہک کے معاملے میں کسی حد تک جائز ہو سکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ارتکاب شدہ جرائم کے لیے عائد سزا کے معاملے میں خصوصی اجازت کے ذریعے مداخلت کرنا عدالت عظمیٰ کا رواج نہیں ہے، سوائے ان غیر معمولی معاملات کے جہاں سزائیں غیر ضروری طور پر سخت ہوں اور واقعی انصاف کے مقاصد کو آگے نہیں بڑھاتیں۔[عدالت نے ان مقدمات میں مداخلت کی اور سزاؤں کو اس بنیاد پر کم کیا کہ عائد کیے گئے جرمانے بہت بھاری اور جرائم سے کافی غیر متناسب تھے۔]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 54 اور 55، سال 1951۔ بمبئی میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ (باوڈیکر اور چینائی جسٹس صاحبان) کے 11 اپریل 1951 کے فیصلوں اور احکامات کی اپیل۔ فوجداری اپیل نمبر 88 اور 89، سال 1951 میں۔

اپیل کنندہ کے لیے ایچ جے اُمریگر۔

جواب دہندہ کے لیے جندر الال۔

26.1951 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس مہاجن نے سنایا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ دونوں اپیلیں صرف سزا کے سوال تک محدود ہیں۔ نمبر میں: P/1783، سال 1950، جس نے فوجداری اپیل نمبر 54، سال 1951 کو جنم دیا ہے، اپیل کنندہ آدم جی عمر دلال پر پانچ دیگر افراد کے ساتھ درج ذیل الزامات پر مقدمہ چلایا گیا:-

"سب سے پہلے، کہ آپ نے بمبئی میں 29 دسمبر 1949 کو یا اس کے آس پاس، ضروری رسد (عارضی اختیارات) ایکٹ، 1946 کے تحت جاری کردہ سرکاری نوٹیفکیشن نمبر 342/IV B کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، ریل کے ذریعے ریاست بمبئی سے جالنا، جو کہ ریاست بمبئی کی حدود سے باہر کی جگہ ہے، 50 بیرل مٹی کا تیل، اس لیے کوئی اجازت نامے کے بغیر، تیل کے مذکورہ بیرل کو تیز رفتار ڈیزل تیل کے طور پر غلط بیان یا غلط وضاحت کر کے برآمد کرنے کی کوشش کی، اور اس طرح ضروری رسد (عارضی اختیارات) ایکٹ کی دفعہ 7 اور 8 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

دوسرا یہ کہ آپ نے بمبئی میں 29 دسمبر 1949 کو یا اس کے آس پاس تیز رفتار ڈیزل تیل کی غلط بیانی کر کے یا اس کی غلط وضاحت کر کے ریل کے ذریعے 50 بیرل مٹی کے تیل کو برآمد کرنے کی کوشش کی، اور ایک دوسرے کو مذکورہ جرم کرنے میں اکسایا اور اس طرح بھارتیہ ریلوے ایکٹ کی دفعہ 106 اور 107 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا، جسے مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 114 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

مقدمات نمبر 1784 /P اور 1785 /P، سال 1950 میں اپیل کنندہ پر بالترتیب 50 اور 15 بیرل مٹی کے تیل کی دو دیگر کھیپوں کے سلسلے میں اسی طرح کے الزامات پر ان ہی افراد کے ساتھ مقدمہ چلایا گیا۔ ان دونوں مقدمات نے اپیل نمبر 55، سال 1951 کو جنم دیا ہے۔

یہ تین مقدمات جن حالات میں پیدا ہوئے وہ یہ ہیں۔ 29 دسمبر 1949 کو وادی بندر سے تیز رفتار ڈیزل تیل کی وضاحت کے تحت 50، 50 اور 15 بیرل کی تین کھیپ بک کی گئی تھی جب حقیقت میں ان میں مٹی کا تیل تھا اور انہیں جالنا بھیجنا تھا۔ اس حقیقت کی اطلاع ملنے پر پولیس نے ریلوے ویگن کھول دیے اور ان میں رکھے بیرل کی ذمہ داری سنبھال لی۔ ملزم 2، 3 اور 4 کمیشن ایجنٹوں کی ایک فرم کے رکن ہیں۔ انہوں نے تین مختلف اہم گاہکوں کی جانب سے سنبیم آئل کمپنی سے تیل کے بیرل خریدے تھے۔ پہلا ملزم ان فرموں میں سے ایک کا نمائندہ ہے۔ ملزم 5 اور 6 سپلائر کمپنی کے گودام کیپر اور اسسٹنٹ گودام کیپر ہیں۔ ضبط شدہ تمام بیرل پر "پرکاش ٹریڈرز۔ہائی سپیڈ ڈیزل آئل، یو ایس اے" کا نشان تھا۔ تیسرے ملزم نے 100 بیرل نکالنے کے لیے دو لاریوں کو لگایا اور انہیں لاریوں میں لادا گیا اور گواہ سطار لطیف کے حوالے کر دیا گیا، جو وادی بندر میں آگے بڑھانے والا اور گاڑی چلانے والا ایجنٹ تھا۔ اسے تیسرے ملزم نے 15 بیرل کی تیسری کھیپ کے ساتھ ریاست حیدرآباد میں جالنا کے لیے ان بیرل کی بکنگ کی ہدایت دی تھی۔ کھیپ کی تحریر میں جو پہلے ملزم کی جانب سے خریدے گئے 50 بیرل سے متعلق تھا، اس کی فرم کو کھیپ بھیجنے والے کے طور پر دکھایا گیا تھا اور کھیپ وصول کرنے والا خود تھا۔ مستعمل اشیاء نوٹ پر سطار لطیف کے دستخط تھے۔ ان دستاویزات میں سامان کو تیز رفتار ڈیزل تیل کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔ دیگر دو کھیپوں کے سلسلے میں اسی طرح کے مستعمل اشیاء نوٹ اور رسک نوٹ تیار کیے گئے تھے۔ ریاست بمبئی سے باہر کسی بھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

جگہ مٹی کے تیل کی برآمد پر پابندی تھی۔ تمام بیرل پر سفید رنگ تھا۔ یہ نیا دکھائی دے رہا تھا اور بیرل پر رنگ کے نیچے "مٹی کے تیل" کے الفاظ نظر آرہے تھے۔ ان حقائق پر استغاثہ نے تمام چھ ملزموں کے خلاف اوپر بیان کردہ الزامات پر بالترتیب 50، 50 اور 15 بیرل کی تین کھیپوں کے سلسلے میں تین الگ الگ مقدمات شروع کیے۔ ان سب نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی۔

پانچویں ملزم نے بتایا کہ ملزم 2 اور 3 اس کے پاس ترسیل آرڈر لائے تھے جس میں اسے تیز رفتار ڈیزل کا تیل پہنچانے کو کہا گیا تھا لیکن اس نے ان کی درخواست پر انہیں مٹی کا تیل پہنچایا۔ پہلے ملزم نے اعتراف کیا کہ اس نے اپنی فرم کی جانب سے دوسرے ملزم کے بذریعے 65 بیرل تیز رفتار ڈیزل تیل کا آرڈر دیا تھا لیکن مٹی کے تیل کی مبینہ فراہمی کے بارے میں تمام معلومات سے انکار کیا۔ دوسرے ملزم نے بتایا کہ اس نے سنبیم آئل کمپنی کو 65 بیرل کے ڈیزل آئل کا آرڈر دیا اور کمپنی سے ترسیل آرڈر حاصل کرکے تیسرے ملزم کو دے دیا اور اسے کمپنی کے گودام سے بیرل کی ترسیل لینے کے لیے بھیج دیا۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ انہوں نے پانچویں ملزم کو ڈیزل کے بجائے مٹی کا تیل فراہم کرنے کو کہا تھا۔ تیسرے ملزم نے دوسرے ملزم کی ہدایت پر بیرل کی ترسیل لینے اور انہیں دو لاریوں میں وادی بندر بھیجنے کا اعتراف کیا۔ اسے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ بیرل میں مٹی کا تیل موجود ہے۔ انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ انہوں نے کبھی کمپنی سے ڈیزل تیل کے لیے مٹی کے تیل کی فراہمی کے لیے کہا۔ چوتھے ملزم نے کہا کہ اس نے ذاتی طور پر لین دین میں کوئی حصہ نہیں لیا اور کوئی جرم نہیں کیا۔ چھٹے ملزم نے بتایا کہ اس نے بیرل پانچویں ملزم کے حکم پر پہنچائے تھے اور اس نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ملزم 2، 3 اور 5 کو ان کے خلاف لگائے قابل الزامات پر مجرم قرار دیا اور ملزم 1، 4 اور 6 کو بری کر دیا کیونکہ انہیں ان کے حوالے سے کچھ شک محسوس ہوا تھا۔

اپیل کنندہ (ملزم 3) کو ان دو اپیلوں میں درج ذیل سزائیں سنائی گئیں:-

1. کیس نمبر P-1783، سال 1950 میں انہیں ضروری رسد (عارضی اختیارات) ایکٹ کی دفعہ 7 اور 8 کے تحت چھ ماہ کی قید بامشقت اور 15,000 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ جرمانے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ادائیگی میں غلطی پر اسے چھ ماہ کی قید بامشقت کا سامنا کرنا پڑا۔ بھارتیہ ریلوے ایکٹ کی دفعہ 106 کے تحت اس پر ایک ہزار روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا اور غلطی پر اسے ایک ماہ قید کی سزا بھگتنی پڑی۔

2. کیس نمبر P-1784، سال 1950 میں، ضروری رسد (عارضی اختیارات) ایکٹ کی دفعہ 7 اور 8 کے تحت انہیں چھ ماہ کی قید بامشقت اور 15,000 روپے جرمانہ اور غلطی پر چھ ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ ریلوے ایکٹ کے تحت اس پر ایک ہزار روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا اور نادہندہ کو ایک ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔

3. کیس نمبر P-1785، سال 1950 میں، ضروری رسد (عارضی اختیارات) ایکٹ کی دفعہ 7 اور 8 کے تحت انہیں ایک دن کی قید اور 10,000 روپے جرمانے اور چھ ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ ریلوے ایکٹ کے تحت اس پر 300 روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا اور نادہندہ کو ایک ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ اس کے نتیجے میں ان 115 بیرل تیل کے سلسلے میں اپیل کنندہ پر قید کی سزا کے علاوہ 42,300 روپے کا مجموعی جرمانہ عائد کیا گیا۔ پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے سزا کا نفاذ کرتے قابل مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:-

"اس طرح کے کالے بازاری کے لین دین کا پتہ چلنے پر اسے کچلنا چاہیے،
ورنہ عام آدمی طاعون سے بچ نہیں سکے گا۔"

اپیل پر جرائم اور سزاؤں کو برقرار رکھا گیا سوائے اس کے کہ پانچویں ملزم پر عائد جرمانہ معاف کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ جس طریقے سے جرم کیا گیا تھا اور جس مقصد کے لیے مٹی کے تیل کو ریاست بمبئی سے باہر بھیجنے کی کوشش کی گئی تھی، جو ظاہر ہے کہ اسے کالے بازار میں فروخت کرنا تھا، اس کے پیش نظر منظور کی گئی سزاؤں کو حد سے زیادہ نہیں سمجھا جا سکتا۔

سزا کی صحیح پیمائش کا تعین اکثر بڑی مشکل کا ایک نقطہ ہوتا ہے اور کوئی سخت اور تیز قاعدہ طے نہیں کیا جا سکتا، یہ صوابدیدی کا معاملہ ہے جس کی رہنمائی مختلف تحفظات سے کی جانی چاہیے، لیکن عدالت نے ہمیشہ ذہن میں رکھا ہے کہ جرم اور سزا کے درمیان تناسب کی ضرورت ہے۔ جرمانہ عائد کرنے میں ملزم افراد کے مالی حالات کو اتنا ہی مدنظر رکھنا ضروری ہے جتنا کہ جرم کی نوعیت اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شدت کو، اور جہاں کافی مدت قید کی سزا دی جاتی ہے، اس کے ساتھ غیر معمولی معاملات کے علاوہ ضرورت سے زیادہ جرمانہ نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ان معاملات میں ان تحفظات کو مناسب احترام نہیں دیا گیا ہے اور کالا بازاری کی برائی کو کچلنے اور عام آدمی کو اس طاعون سے آزاد کرنے کے جوش و خروش نے عدالتی ذہن کو سزا کے پیمانے کے تعین میں پریشان کر دیا ہے۔

اپیل کنندہ ان لین دین میں پہلے ملزم اور دیگر اصولوں کی جانب سے کمیشن ایجنسی فرم کے رکن کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ ہمارے سامنے یہ دعوی کیا گیا کہ اس سودے میں اس کا کمیشن فروخت پر نصف فیصد تھا۔ ملزم کے مالی حالات کے بارے میں ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اس کے فاضل وکیل نے زور دے کر زور دیا۔ بار میں کہ اس کے لیے اس بھاری جرمانے کا ایک حصہ بھی ادا کرنا ناممکن تھا۔ کالے بازار میں تیل کی فروخت سے حاصل ہونے والا منافع عام طور پر کاروباری معاملات میں اہم گاہکوں کے پاس جاتا لیکن اس کی حد معلوم نہیں ہے اور نہ ہی ریکارڈ پر پائی جاتی ہے۔ پہلا ملزم جو اس آلے سے مٹی کا تیل حاصل کر کے منافع کمانے والا تھا، اسے بری کر دیا گیا ہے اور وہ ہمارے سامنے نہیں ہے۔ دوسرے افراد جن کی طرف سے تیل خریدا گیا تھا، ان پر مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ ان حالات میں اپیل گزار پر اس طرح کے بھاری جرمانے کے نفاذ کو جواز پیش کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی مواد موجود نہیں ہے اور ہمیں لگتا ہے کہ یہ جرائم کے لیے کافی غیر متناسب ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت اس ملک میں کالا بازاری کا جرم عام طور پر بہت عام ہے اور جب اسے کسی شخص کے خلاف گھر لایا جاتا ہے تو سزا کے معاملے میں کوئی نرمی نہیں دکھائی جانی چاہیے اور ایک خاص حد تک شدت بہت مناسب ہو سکتی ہے اور یہاں تک کہ مطالبہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، ہماری رائے میں، جب اپیل کنندہ کو کافی حد تک قید کی سزا سنائی گئی تھی، کمیشن ایجنسی طبقے سے تعلق رکھنے والے شخص، غیر ضروری بھاری جرمانے کا نفاذ جو پرنسپل کے معاملے میں کسی حد تک جائز ہو سکتا ہے، اس کے معاملے میں طلب نہیں کیا گیا تھا۔ اس عدالت کا یہ رواج نہیں ہے کہ ارتکاب شدہ جرائم کے لیے عائد سزا کے معاملے میں خصوصی اجازت کے ذریعے مداخلت کی جائے،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

سوائے ان غیر معمولی معاملات کے جہاں سزائیں غیر ضروری طور پر سخت ہوں اور واقعی انصاف کے مقاصد کو آگے نہیں بڑھاتیں۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بنا پر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انصاف کے مقاصد کو پورا کرے گا اگر مجسٹریٹ کی طرف سے اپیل کنندہ پر عائد کیے گئے اور عدالت عالیہ کی طرف سے برقرار رکھے گئے جرمانے کو تمام معاملات میں کم کر دیا جائے جیسا کہ درج ذیل ہے:-

کیس نمبر P-1783، سال 1950 میں، جرمانے کی سزا 15,000 روپے سے کم کر کے 1,000 روپے کر دی گئی ہے اور نادہندہ صورت میں اسے ایک ماہ کی مدت کے لیے قید کی سزا سنائی جائے گی۔

کیس نمبر P-1784، سال 1950 میں بھی جرمانے کو 15,000 روپے سے کم کر کے 1,000 روپے کر دیا جاتا ہے اور نادہندہ صورت میں اسے ایک ماہ کی قید کی سزا سنائی جائے گی۔

اسی طرح کیس نمبر P-1785، سال 1950 میں جرمانے کی سزا کو کم کر کے 1000 روپے کر دیا گیا ہے اور نادہندہ کو ایک ماہ کی قید کی سزا سنائی جائے گی۔

بھارتیہ ریلوے ایکٹ کے تحت تمام معاملات میں جرمانے کو کم کر کے 2,300 روپے کے جرمانے کے بجائے 1,000 روپے کا ایک مجموعی جرمانہ کر دیا جاتا ہے اور نادہندہ صورت میں اسے ایک ماہ کی قید کی سزا سنائی جائے گی۔ دیگر تمام معاملات میں اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور مسترد کر دی جاتی ہیں۔

سزا میں کمی ہو گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: گنپت رائے۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: پی اے مہتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document